Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۳۹۶

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۳۳/۶۸ | ۲۹ شعبان ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۵ وفا ۱۳۵۸ہش ۔ ۲۵ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۶۸

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت ٹھیک ہے البتہ نزلہ کی شکایت ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار کے ابا جان (صوفی عبدالعزیز خان صاحب کاٹھگڑھی) دو ہفتوں سے شدید کھانسی و نزلہ سے بیمار ہیں۔ بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن کو صحت والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ نیز عاجز بھی دائم المریض ہے اور اب اڑھائی سال سے پُرانی مرض کے زیر اثر دائیں گھٹنے کی تکلیف میں مبتلا چلا آ رہا ہے۔ دائیں ٹانگ سیدھی ہی رہتی ہے اور اکٹھی نہیں ہو سکتی۔ حسب سابق دعاؤں کا محتاج ہے کہ اللہ تعالیٰ معذوری و محتاجی کو دُور فرمائے (آمین ثم آمین)

خاکسار ناچیز ۔ چوہدری عبدالکریم خان شاہد کاٹھگڑھی

حقیقتاً اور واقعتاً غلبۂ اسلام کا زمانہ آ چکا ہے: خلیفۃ المسیح الثالث کا اعلان

غیر مسلم انسانوں کی اکثریت مستقبل قریب میں اسلام میں داخل ہو جائے گی

قرآن حکیم ہی دُنیا بھر کے غریب اور دھتکارے ہوئے انسانوں کے مسائل کا واحد حل ہے

پندرھویں فضل عمرؓ درس القرآن کلاس کے اختتامی اجلاس سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب

ربوہ ۲۴ وفا (جولائی) امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ حقیقتاً اور واقعتاً غلبۂ اسلام کا زمانہ آ چکا ہے اور انسانوں کی اکثریت جو آج اسلام سے باہر ہے وہ مستقبل قریب میں اسلام میں داخل ہو گی۔ آپ آج صبح یہاں نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی ۱۵ ویں فضل عمر درس القرآن کلاس کی اختتامی تقریب سے خطاب فرما رہے تھے —— یہ کلاس ۱۰ جولائی کو شروع ہوئی تھی اور اس میں پاکستان بھر سے ۲۱۴ جماعت ہائے احمدیہ کے ۱۵۸۳ طلبہ و طالبات شامل ہوئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نوجوانوں پر مستقبل قریب میں عائد ہونے والی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے انتہائی بصیرت افروز پیرائے میں قرآن حکیم کی تعلیم پھیلانے پر زور دیا۔ آپ نے فرمایا کہ غلبۂ اسلام کی مہم کو اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم سے باندھا ہوا ہے۔ اس لئے دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں قرآن کریم اور اس کے مطالب کو پھیلانا ضروری ہے تاکہ جب اُن علاقوں کے لوگ اسلام میں داخل ہوں تو ایسے احمدی معلم میسر ہوں جو اُن کی تربیت کر سکیں۔ آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ تقاضا کریں گے کہ ان کو اسلام کی رُوح سے آشنا کیا جائے اور اس کی گہرائیوں کا علم دیا جائے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ہمارا یہ دعویٰ ہے کہ قرآن کریم کی تعلیم دُنیا بھر کی بیماریوں کا علاج اور دنیا بھر کے وسیع ترین مسائل کا حل ہے اور ہمیں ساری دنیا کو یہ باور کرانا ہے کہ یہ تعلیم اتنی بلند اور مؤثر ہے کہ تمہارے تمام مسائل حل کر سکتی ہے اور تمہارے پاس جو تعلیم ہے وہ تمہارے مسائل کا حل نہیں ہے۔ جب ہم یہ بات دُنیا کو بتا دیں گے تو وہ خود بخود اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ اس ضمن میں آپ نے احمدی نوجوانوں پر زور دیا کہ وہ مختلف ملکوں کی زبانیں سیکھیں، تاکہ اقوام عالم تک قرآن کا پیغام مؤثر طریق پر پہنچا سکیں۔

آپ نے فضل عمر درس القرآن کلاس کے طالب علموں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اس پندرہ دن کی مدت میں قرآن کریم کے تمام مطالب نہیں سیکھے جا سکتے بلکہ یہ مطالب تو پندرہ نسلوں میں بھی پورے نہیں سیکھے جا سکتے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کلاس کا مقصد آپ طالب علموں کے دلوں میں قرآن کا پیار اور اس کی لذت کا چسکا ڈالنا ہے۔ جب یہ چسکا دل میں پڑ جائے گا تو آپ قرآن کی تفسیر سیکھنے کی طرف راغب ہوں گے۔ آپ نے مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یورپ میں اکثر لوگوں کو عیسائیت سے احمدی ہونے کے بعد سچی خوابیں آنے لگ گئی ہیں۔ اب ایسے لوگوں کے سامنے دنیا بھر کے دہریے اکٹھے ہو کر کہیں کہ خدا کوئی نہیں ہے تو بھی وہ کبھی نہیں مان سکتے۔ کیونکہ اُنہیں خدا تعالیٰ کا قرب میسر آ چکا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح نے بڑے زور سے اعلان کیا کہ دنیا بھر کے غریب اور دھتکارے ہوئے لوگوں کے مسائل کا جو حل اسلام پیش کرتا ہے وہ اور کوئی پیش نہیں کرتا اور یہ بات ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتائی ہے جنہوں نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اتباع کے نتیجہ میں یہ نور حاصل کیا۔ آپ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کے نتیجے میں اس قدر روحانی علوم حاصل کئے ہیں کہ دنیا کو حیران کر کے رکھ دیا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم نے جو بنیادی مضامین سکھائے ہیں ان کا ذکر کرنے کے لئے شاید مجھے چار سو یا چھ سو خطبے دینے پڑیں اور پھر بھی ایک حد تک ہی اس مضمون کا احاطہ ہو سکے گا۔ آپ نے اس سلسلے میں صرف ایک مضمون کی وضاحت آج کی اور بتایا کہ

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالمین کے لئے رحمت بن کر آئے ہیں اور عالمین میں سے انسان ایک چھوٹا سا حصہ ہے۔ اس کے بعد خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ مَیں نے دنیا کی ہر چیز کو انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان نے ہر چیز سے خدمت لینی ہے۔ اس تعلیم کے تحت خدا تعالیٰ نے انسان اور دیگر مخلوق کے حقوق قائم کر دیئے ہیں اور فرمایا یہ ہے کہ ان سے فائدہ بھی حاصل کیا جائے مگر ان کے حقوق تلف نہ کئے جائیں۔ اس ضمن میں حضور نے متعدد مثالیں دے کر نہایت خوبصورتی سے سارا مضمون واضح کیا اور فرمایا کہ ساری اسلامی تعلیمات اس ایک فقرہ میں آ جاتی ہیں کہ اے انسان مَیں تجھے آپس میں لڑنے نہیں دوں گا بلکہ آپس میں پیار و محبت سے رہنا ہوگا۔ اسی طرح سے بتایا کہ انسان بحیثیت نوع اشرف المخلوقات ہے اور بشر ہونے کے لحاظ سے انسان انسان میں کوئی فرق نہیں۔ آپ نے اسی سلسلے میں

(باقی صفحہ پر ملاحظہ ہو)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

25 جولائی 1979 (2)

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ر شعبان ۱۳۹۹ھ

۲۵ر وفا ۱۳۵۸ہش

۲۵ر جولائی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومنوں کے حق میں فرشتوں کی ایک ہمہ گیر دعا اور اسکی قبولیت

اللہ تعالیٰ کے بعض مومن بندے ایسے خوش نصیب ہوتے ہیں جن کے لئے اُس کے وہ فرشتے جنہوں نے اُس کا عرش اُٹھا رکھا ہے استغفار کرتے ہیں اور اللہ تعالےٰ کو اُس کی بے حد و بے حساب رحمت کا واسطہ دے کر ان کے لئے دعائیں کرتے ہیں، پھر وہ ان کے لئے ہی دعائیں نہیں کرتے بلکہ ان کے باپ دادوں، ان کی بیویوں اور انکی اولادوں کے لئے بھی دعا کرتے ہیں اور پھر اُن کی وہ دعا بھی اتنی ہمہ گیر ہوتی ہے کہ جو دُنیا اور آخرت دونوں کی فلاح پر حاوی ہوتی ہے۔

یہ خوش نصیب مومن کون ہیں، ان کی کیا پہچان اور کیا نشانی ہے؟ چنانچہ اللہ تعالیٰ ان مومنوں اور ان کے حق میں اپنے مقرب فرشتوں کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وَمَنْ حَوْلَهٗ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَیُؤْمِنُوْنَ بِهٖ وَیَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۚ رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ۝ رَبَّنَا وَاَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ﹰالَّتِیْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝ وَقِهِمُ السَّیِّاٰتِ ؕ وَمَنْ تَقِ السَّیِّاٰتِ یَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ ؕ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ ۝

(المومن آیات ۸ تا ۱۰)

ترجمہ:- وہ فرشتے جو عرش کو اُٹھائے ہوئے ہیں اور جو اس کے اِرد گرد ہیں وہ اپنے رب کی تعریف کے ساتھ ساتھ اُس کی پاکیزگی بھی بیان کرتے ہیں اور اسی (یعنی حمد) پر پورا ایمان رکھتے ہیں۔ اور وہ مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے رب! ہر ایک چیز کا تونے اپنی رحمت اور علم سے احاطہ کیا ہوا ہے۔ پس توبہ کرنے والوں کو اور تیرے بتائے ہوئے راستے پر چلنے والوں کو معاف فرما اور ان کو دوزخ کے عذاب سے بچا لے۔ اے ہمارے رب! اِن (توبہ کرنے والوں اور تیرے راستہ پر چلنے والوں) کو اور ان کے باپ دادوں اور ان کی بیویوں اور ان کی اولادوں میں سے جو نیک ہوں ان کو بھی دائمی جنّتوں میں داخل کر جن کا تُو نے ان سے وعدہ کیا ہوا ہے۔ تُو غالب اور بڑی حکمت والا ہے۔ اور تُو ان کو تمام تکلیفوں سے بچا اور جس کو تُو اس دن تکلیفوں سے محفوظ رکھے تو یقیناً تُو نے اس پر رحم کیا۔ اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

اِن آیات سے ظاہر ہے کہ وہ خوش نصیب مومن جن کے لئے، جن کے باپ دادوں، بیویوں اور اولادوں کے لئے خدا تعالیٰ کے فرشتے یہ دعائیں کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کی لغزشوں اور بشری کمزوریوں سے درگزر کرے، انہیں دوزخ کے عذاب سے بچائے اور اپنی رضا کی جنّتوں میں داخل کرے اور انہیں ہر قسم کی تکالیف سے محفوظ رکھے وہ خاص مومن ہیں جو خدا کے حضور سچّا رجوع اختیار کر کے توبہ کرتے ہیں اور پھر اُس توبہ پر خاص تعہد سے قائم رہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے راستہ پر گامزن رہتے ہیں اور اُس سے اِدھر اُدھر نہیں ہوتے۔ سو یہ خوش نصیبی اور یہ رفیع الشان درجہ و مقام سچّی اور حقیقی توبہ کے نتیجہ میں مومنوں کو من جانب اللہ عطا ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ بیش قیمت دعائیں جو خدا تعالےٰ کے مقرب فرشتے اُس کی بے انداز اور بے حد و بے حساب رحمت کا واسطہ دے کر مانگتے ہیں ان مومنوں کے حق میں ضرور قبول ہوتی ہیں اور ان کے لئے دُنیا اور آخرت میں سرخروئی کا موجب بنتی ہیں۔

سچّی اور حقیقی توبہ کی اِس اہمیّت اور عظیم الشان برکت کے پیشِ نظر اللہ تعالےٰ نے مومنوں کو توبہ کو اپنا شعار بنانے اور اُس کی اِس عظیم الشان برکت سے مستفیض ہونے کی بطورِ خاص تلقین فرمائی ہے اور انہیں یہ بشارت دی ہے کہ حقیقی توبہ کرنے کے نتیجہ میں وہ ان کے حق میں فرشتوں کی دعاؤں کو قبول کر کے انہیں دوزخ کے عذاب سے بکلّی محفوظ کر دے گا اور اپنی رضا کی جنّتوں کا انہیں وارث بنا دیگا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:-

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا ؕ عَسٰى رَبُّكُمْ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْكُمْ سَیِّاٰتِكُمْ وَیُدْخِلَكُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ۙ (التحریم آیت ۹)

ترجمہ:- اے مومنو! اللہ کی طرف خالص طور پر رجوع کرو (منافقت کی کوئی ملاوٹ نہ ہو) کوئی تعجّب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بدیوں کو مٹا دے اور تم کو ایسی جنّتوں میں داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں۔

یہ آیۂ کریمہ حقیقی توبہ کرنے والے مومنوں کے حق میں فرشتوں کی ہمہ گیر اور نہایت پُر اثر دعا کی قبولیت پر دلالت کرتی ہے۔ کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ مومن (باقی ص۶ پر)

تثلیث ہوتی جاتی ہے توحید کا شکار

خطاب بمسیح موعود علیہ السّلام

اے مظہرِ و خلیفۂ محبوبِ کردگار
پڑتی ہیں کیوں نگاہیں مری تجھ پہ بار بار

دُنیا میں ہم نے دیکھے بہت خوبرو مگر
صُورت تِری ہے صنعتِ صانع کا شاہکار

تیری جبیں میں حُسنِ ازل کی تجلّیاں
طلعت سے تیری نُورِ محمّد ہے آشکار

دُنیا سے بے نیاز نگاہیں جُھکی جُھکی
غضِّ بصر کے حُسن کی تفسیر شاندار

آقا تِری دُعاؤں سے وہ دن قریب ہیں
تیری جُھکی نگاہوں کو تھا جن کا انتظار

اِسلام غالب آئے گا دُنیا میں عنقریب
دجّال کو ہے آج تلاشِ رہِ فرار

اب ساعتِ ہلاکتِ باطل قریب ہے
یاجُوج سوگوار ہے ماجُوج بے قرار

مغرب کے بُتکدوں میں قیامت ہے اِک بپا
تثلیث ہوتی جاتی ہے توحید کا شکار

(ظفر محمد ظفر۔ احمد نگر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسوم و بدعات کے متعلق امام الزمان علیہ السلام کے ارشادات

مکرم مولانا سید احمد علی صاحب فاضل قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک کارنامہ اور وصف یہ بیان فرمایا ہے۔

وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ (اعراف ع ۱۹)

کہ یہ نبی لوگوں کے بوجھ جو ان پر لدے ہوئے تھے۔ اور طوق جو ان کے گلوں میں ڈالے ہوئے تھے وہ ان سے دور کرتا ہے۔

ایک اہم ارشاد نبوی

خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی خدائی منشاء کے ماتحت اپنی عزیز امت کو یہ ارشاد فرمایا۔

فَعَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ تَمَسَّكُوا بِهَا وَعَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّ كُلَّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَكُلَّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ (مشکوٰۃ ص ۳۰)

یعنی اے مسلمانو! تم پر میری اور میرے خلفائے راشدین کی سنت پر عمل کرنا واجب ہے جو خود ہدایت یافتہ ہیں۔ اور لوگوں کو راہ راست دکھانے والے ہیں۔ اس سنت کو مضبوطی سے اور دانتوں سے پکڑے رہو اور خود کو خدا اور رسول کے احکام کے سوا نئی نئی رسوم سے بچانا کیونکہ دین اسلام میں ہر نئی بات بدعت ہے۔ اور بدعت ضلالت اور گمراہی ہے

گویا نہ صرف خدا تعالیٰ نے بلکہ خود شارع علیہ السلام نے رسم و رواج اور بدعات سے منع کیا بلکہ خود عملی نمونہ بن کر لوگوں کی پرانی رسوم کے طوق اور زنجیریں اتاریں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

ارشادات حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام

اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے اشاعت اسلام کے لئے جس موعود امام آخر الزمان علیہ السلام کو ان خرابیوں کے دور کرنے کے لئے مبعوث فرمایا۔ انہوں نے بھی آکر یہ ہدایت فرمائی کہ

۱۔ "کتاب اللہ کے برخلاف جو کچھ ہو رہا ہے۔ وہ سب بدعت ہے اور سب بدعت فی النار ہے۔ اسلام اس بات کا نام ہے کہ بجز اس قانون کے جو مقرر ہے ادھر ادھر بالکل نہ جائے۔ کسی کا کیا حق ہے کہ بار بار ایک شریعت بناوے"۔

(ملفوظات جلد ۵ ص ۱۶۳)

۲۔ "اس وقت طواف قبر، کنجریوں کے جلسے اور مختلف طریقے ذکر جن میں سے ایک آرہ کا ذکر بھی ہے ہوتے ہیں۔ لیکن ہمارا سوال ہے کہ کیا خدا بھول گیا تھا کہ اس نے یہ تمام کتب میں نہ لکھ دیں؟ نہ رسول کو بتائیں۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت چاہتا ہے اسے ماننا پڑے گا۔ کہ اللہ اور اس کے رسول کے فرمودہ کے باہر نہ جانا چاہیئے"۔

(ملفوظات جلد ۵ ص ۱۶۳)

۳۔ "شرک اور بدعت سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ رسوم کا تابع اور ہوا و ہوس کا مطیع نہ ہونا چاہیئے۔ دیکھو میں پھر کہتا ہوں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی سچی راہ کے سوا اور کسی طرح انسان کامیاب نہیں ہو سکتا"۔

(ملفوظات جلد ۵ ص ۱۲۵)

رضائے الٰہی کا طریق

فرمایا:۔

"اللہ تعالیٰ کے خوش کرنے کا ایک یہی طریق ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچی فرمانبرداری کی جائے۔ دیکھا جاتا ہے کہ لوگ طرح طرح کی رسومات میں گرفتار ہیں۔ کوئی مر جاتا ہے تو قسم قسم کی بدعات اور رسومات کی جاتی ہیں حالانکہ چاہیئے کہ مردہ کے حق میں دعا کریں۔ رسومات کی بجا آوری میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صرف مخالفت ہی نہیں ہے بلکہ ان کی ہتک بھی کی جاتی ہے۔ اور وہ اس طرح سے کہ گویا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام کو کافی نہیں سمجھا جاتا۔ اگر کافی سمجھا جاتا۔ اگر کافی خیال کرتے تو اپنی طرف سے رسومات گھڑنے کی کیوں ضرورت پڑتی"۔

(ملفوظات جلد ۵ ص ۱۳۴)

ذیل میں چند رسوم و بدعات کا ذکر اور ان کے بارہ میں حضرت امام آخر الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات پیش کئے جاتے ہیں۔

۱۔ قل خوانی

فرمایا:۔

۱۔ "قل خوانی کوئی اصل شریعت میں نہیں ہے۔ صدقہ۔ دعا اور استغفار میت کو پہنچتے ہیں"۔

(ملفوظات جلد ۶ ص ۳۹)

۲۔ "صحابہ کرامؓ بھی فوت ہوئے کیا کسی کے قل پڑھے گئے۔ صدہا سال کے بعد اور بدعتوں کی طرح یہ بھی ایک بدعت نکل آئی ہوئی ہے"۔ (ایضاً ص ۳۹)

۲۔ اسقاط

"ایک طریق اسقاط کا رکھا ہے کہ قرآن شریف کو چکر دیتے ہیں۔ یہ اصل میں قرآن شریف کی بے ادبی ہے۔ انسان خدا سے سچا تعلق رکھنے والا نہیں ہو سکتا۔ جب تک سب نظر خدا پر نہ ہو"۔

(ملفوظات جلد ۶ ص ۳۹)

۳۔ محرم کی رسوم

سوال کیا گیا کہ محرم دسویں کو جو شربت چاول وغیرہ تقسیم کرتے ہیں اگر یہ لِلّٰہ بہ نیت ایصال ثواب ہو تو اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے؟

حضورؑ نے فرمایا۔

"ایسے کاموں کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے۔ اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لے جاتی ہیں۔ پس اس سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں ابتداء میں اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے۔ اس لئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو عقائد باطلہ دور نہیں ہوتے"۔

(ملفوظات جلد ۹ ص ۲۱۳، ۲۱۴)

۴۔ متبنیٰ بنانا

"کسی کا ذکر تھا کہ اس کی اولاد نہ تھی اور اس نے ایک اور شخص کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنا کر اپنی جائداد کا وارث کر دیا تھا اس پر حضور نے فرمایا کہ

"یہ فعل شرعاً حرام ہے۔ شریعت اسلام کے مطابق دوسرے کے بیٹے کو اپنا بیٹا بنانا قطعاً حرام ہے"۔

(ملفوظات جلد ۹ ص ۴۳۰)

۵۔ نصف شعبان کی بدعت

"نصف شعبان کی نسبت فرمایا کہ یہ رسوم حلوہ وغیرہ سب بدعات ہیں"۔

(ملفوظات جلد ۹ ص ۳۹۴)

۶۔ نماز کے بعد دعا

فرمایا:۔ "آج کل لوگ جلدی جلدی نماز ختم کرتے ہیں۔ اور پیچھے لمبی دعائیں مانگنے بیٹھتے ہیں۔ یہ بدعت ہے"۔

(اخبار بدر قادیان یکم مئی ۱۹۰۳ء ص ۱۱۲ بحوالہ فتاویٰ ص ۴۳)

۷۔ مردے کا ختم

سوال کیا گیا کہ مردے کا ختم وغیرہ جو کرایا جاتا ہے یہ جائز ہے یا ناجائز؟

حضور نے فرمایا کہ

"اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ صرف دعا اور صدقہ میت کو پہنچتی ہے۔ مومن کو چاہیئے کہ نماز پنجگانہ ادا کرے۔ اور رکوع و سجود میں میت کے لئے دعا کرے۔ یہ طریق نہیں ہے کہ الگ کلام پڑھ کر بخشے"۔

(بدر ۲۶ مارچ ۱۹۰۴ء بحوالہ فتاویٰ ص ۸۹)

۸۔ کھانے پر فاتحہ خوانی

سوال۔ روٹیوں پر فاتحہ پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے؟

حضور نے جواب میں فرمایا کہ

"کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی روٹیوں پر قرآن پڑھا ہے"؟

ایک اور سوال کے جواب میں فرمایا۔

"خیرات تو ہر طرح اور ہر رنگ میں جائز ہے اور جسے چاہے انسان دے۔ مگر اس فاتحہ خوانی سے ہمیں نہیں معلوم کیا فائدہ اور یہ کیوں کیا جاتا ہے۔ میرے خیال میں یہ جو ہمارے ملک میں رسم جاری ہے کہ اس پر کچھ قرآن شریف وغیرہ پڑھا کرتے ہیں یہ طریق تو شرک ہے۔ اور اس کا ثبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فعل سے نہیں۔ غرباء اور مساکین کو بے شک کھانا کھلاؤ"۔

(اخبار بدر قادیان ۱۳ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۸۳ بحوالہ فتاویٰ ص ۱۰۸)

۹۔ غیر اقوام سے رشتہ ناطہ

حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام تحریر

فرماتے ہیں کہ

"ہماری قوم میں یہ بھی ایک نہایت بدرسم ہے کہ دوسری قوم کو لڑکی دینا پسند نہیں کرتے بلکہ حتی الوسع لینا بھی پسند نہیں کرتے۔ یہ سراسر تکبر اور نخوت کا طریق ہے۔ جو سراسر احکام شریعت کے برخلاف ہے۔ بنی آدم سب خدا تعالیٰ کے بندے ہیں۔ رشتہ ناطہ میں صرف یہ دیکھنا چاہیئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے۔ وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے۔ اور کسی ایسی آفت میں مبتلا نہیں جو موجب فتنہ ہو۔ اور یاد رکھنا چاہیئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔ صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ۔ یعنی تم میں سے خدا تعالیٰ کے نزدیک زیادہ تر بزرگ وہی ہے جو زیادہ تر پرہیزگار ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص۷)

۱۰۔ شادیوں میں بے جا خرچ اور بھاجی تقسیم کرنا

حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہماری قوم میں یہ بھی ایک رسم ہے کہ شادیوں میں صدہا روپیہ فضول خرچ ہوتا ہے۔ سو یاد رکھنا چاہیئے کہ شیخی اور بڑائی کے طور پر برادری میں بھاجی تقسیم کرنا اور اس کا دینا اور کھانا یہ دونوں باتیں عند الشرع حرام ہیں اور آتشبازی چلوانا اور کنجروں اور ڈوموں کو دینا یہ سب حرام مطلق ہے۔ ناحق روپیہ ضائع جاتا ہے۔ گناہ سر پر چڑھتا ہے۔ صرف اتنا حکم ہے کہ نکاح کرنے والا بعد نکاح کے ولیمہ کرے۔ یعنی دوستوں کو کھانا پکا کر کھلا دیوے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد اول ص۸۱)

۱۱۔ شادی میں آتشبازی تماشا

حضورؑ نے فرمایا کہ

"آتشبازی اور تماشا بالکل منع ہے۔ اس سے مخلوق کو کوئی فائدہ بجز نقصان کے نہیں ہے۔ ... رنڈی کا تماشا آتشبازی فسق و فجور اور اسراف ہے یہ جائز نہیں۔"

(اخبار الحکم قادیان ۲۴ اپریل ۱۹۰۳ء ص۱۱ بحوالہ فتاویٰ ص۱۵۱/۱۵۲)

۱۲۔ چہلم کرنا

چہلم کرنے پر فرمایا کہ

"یہ رسم سنت سے باہر ہے۔"

(فتاویٰ ص۲۴۵)

۱۳۔ میت کو قرآن پڑھ کر پہنچانا

فرمایا۔

"میت کو ..... قرآن شریف پڑھ کر پہنچانا حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ سے ثابت نہیں ہے۔ اس کی بجائے دعا ہے جو میت کے حق میں کرنی چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد ۸ ص۴۰۵)

۱۴۔ فاتحہ خوانی

فاتحہ خوانی کے متعلق حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام نے فرمایا:۔

۱۔ "میت کے لئے فاتحہ خوانی کے لئے جو بیٹھتے ہیں اور فاتحہ پڑھتے ہیں۔ درست نہیں ہے۔ بدعت ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ اس طرح صف بچھا کر بیٹھتے اور فاتحہ خوانی کرتے تھے۔"

(ملفوظات جلد ۶ ص۳۹۱)

۲۔ سوال پیش ہوا کہ کسی کے مرنے کے بعد چند لوگ ایک جگہ جمع ہوتے اور فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ فاتحہ خوانی ایک دعائے مغفرت ہے پس اس میں کیا مضائقہ ہے۔

حضور نے فرمایا کہ:

"یہ سوال ہے کہ آیا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم یا صحابہ کرامؓ اور آئمہ عظام میں سے کسی نے یوں کیا؟ جب نہیں کیا تو کیا ضرورت ہے۔ خواہ مخواہ بدعات کا دروازہ کھولنے کی؟ ہمارا مذہب تو یہی ہے کہ اس رسم کی کچھ ضرورت نہیں ناجائز ہے۔ جو جنازہ میں شامل نہ ہو سکیں وہ اپنے طور سے دعا کر لیں یا جنازہ غائب پڑھ دیں۔"

(ملفوظات جلد ۹ ص۲۷۷)

۱۵۔ اجرت پر امام رکھنا

فرمایا۔

"صحابہؓ میں کہیں نظیر نہیں ہے کہ اس طرح اجرت پر امامت کرائی ہو۔"

(ملفوظات جلد ۵ ص۲۱)

۱۶۔ فقراء کی بدعتیں

فرمایا۔

"ہمارا طریق بعینہٖ وہی ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا تھا۔ آج کل فقراء نے بدعتیں نکال لی ہیں۔ یہ چلّے اور ورد وظائف جو انہوں نے رائج کر لئے۔ ہمیں ناپسند ہیں۔ اصل طریق اسلام قرآن مجید کو تدبر سے پڑھنا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کرنا اور نماز توجہ کے ساتھ پڑھنا اور دعائیں توجہ اور انابت الی اللہ کے ساتھ کرتے رہنا۔ پس نماز ایسی چیز ہے جو معراج کے مراتب تک پہنچا دیتی ہے۔ یہ ہے تو سب کچھ ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱۰ ص۱۰۱)

۱۷۔ ڈاڑھی اور مونچھ

ڈاڑھی اور مونچھ کے متعلق ذکر آیا کہ نئے نئے فیشن نکلتے ہیں۔ کوئی ڈاڑھی منڈاتا ہے۔ کوئی ہر دو۔ ڈاڑھی اور مونچھ منڈاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ

۱۔ "مستحسن یہی بات ہے جو اسلام نے مقرر کی ہے کہ مونچھیں کٹوائی جائیں اور ڈاڑھی بڑھائی جائے۔"

(ملفوظات جلد ۹ ص۴۳۶)

۲۔ "ڈاڑھی کا جو طریق انبیاء اور راستبازوں نے اختیار کیا ہے۔ وہ بہت پسندیدہ ہے۔ البتہ اگر بہت لمبی ہو جاوے تو کٹوا دینی چاہیئے ایک مشت رہے۔"

(ملفوظات جلد ۴ ص۳۸۸)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے ارشادات

حضور فرماتے ہیں کہ

۱۔ "بد رسوم اور ایمان کامل اکٹھے نہیں ہو سکتے۔..... اسلام کی اشاعت اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلال کو دنیا میں قائم کرنے کے لئے جس قسم قربانی اور جس حد تک قربانی دینا ضروری ہے جو شخص رسوم کے بندھنوں میں بندھا ہوا ہے۔ وہ اس حد تک قربانی نہیں دے سکتا۔

بعض لوگ ہماری جماعت میں بھی ہیں جو مثلاً اپنی لڑکی کی شادی کرتے وقت خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے سادہ طریق کو چھوڑ کر اپنی خاندانی رسوم کے مطابق اسراف کی راہ اختیار کرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں وہ مقروض ہو جاتے ہیں ..... حالانکہ خدا تعالیٰ نے انہیں فرمایا تھا کہ تم رسوم کو چھوڑ دو۔ اور بدعات کو ترک کر دو مگر انہوں نے رسوم کو نہ چھوڑا۔ خدا تعالیٰ کی ناراضگی بھی مول لی اور قرض میں بھی مبتلا ہو گئے۔"

(الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۶۶ء)

۲۔ "جو شخص رسوم اور بدعات کو نہیں چھوڑتا۔ جس طرح اس کا ایمان پختہ نہیں۔ اسی طرح وہ نبی کریم صلے اللہ کی مدد اور اسلام کی تقویت کے لئے وہ قربانیاں بھی نہیں دے سکتا۔ جن قربانیوں کا اسلام اس سے مطالبہ کرتا ہے۔"

(الفضل ۲۸ دسمبر ۱۹۶۶ء)

۳۔ "پس ہر احمدی پر، ہر احمدی خاندان اور ہر احمدی تنظیم پر یہ فرض ہے کہ وہ خود بھی بدعتوں سے اپنے آپ کو بچائے رکھے محفوظ رکھے اور اس بات کی بھی نگرانی کرے کہ کوئی احمدی بھی رسوم و رواج کی پابندی کرنے والا نہ ہو اور بدعات میں پھنسا ہوا نہ ہو۔ ..... اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ان رسوم و بدعات سے محفوظ رکھے۔" آمین

(الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۶۶ء)

تم اپنے نفس پر موت وارد کرو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جس میں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔"

(رسالہ الوصیت صفحہ ۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

آج سے ۴۸ سال پہلے — ۲۵ / جولائی ۱۹۳۱ء

علامہ اقبال کی تجویز پر حضرت امام جماعت احمدیہ کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا صدر منتخب کر لیا گیا

چوٹی کے مسلم لیڈروں نے متفقہ طور پر ڈاکٹر اقبال کی تجویز کی تائید کی

مسلمانانِ کشمیر کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی تاریخی خدمات

جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد رضی اللہ عنہ کی خداداد غیر معمولی ذہانت و فراست اور سیاسی بصیرت کا جہاں مختلف مواقع پر اظہار ہوتا رہا وہاں برصغیر پاک و ہند کے پسماندہ ترین طبقے یعنی مسلمانانِ کشمیر کے لئے آپ کی تاریخی خدمات کشمیر اور برصغیر کی سیاسی تاریخ کا ایک ناقابلِ فراموش روشن باب ہیں۔

آج سے لگ بھگ نصف صدی قبل یعنی ۲۵ جولائی ۱۹۳۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کی اعانت کے لئے آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا متفقہ طور پر صدر منتخب کر لیا گیا۔ آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے قیام سے قبل اس کا مختصر سا پس منظر بیان کر دینا ضروری ہے۔ حضرت خلیفہ ثانیؓ کی کشمیر میں دلچسپی گو بہت پرانی تھی مگر ۱۹۳۱ء کے آغاز میں وہاں چند واقعات مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والے پیش آئے۔ ان میں عید الاضحی پڑھنے کی اجازت دینے سے انکار اور پھر جون میں قرآن کریم کی توہین کا دلوں کو تڑپا دینے والا واقعہ تھا اس واقعہ پر جہاں ہندوستان کے مسلم پریس نے اور بہت کچھ لکھا وہاں حضرت مصلح موعودؓ نے بھی الفضل میں یکے بعد دیگرے تین مضامین لکھے۔ اس کے بعد ۱۳ جولائی کو کشمیر میں نہتے مسلمانوں پر ڈوگرہ حکومت نے گولی چلا دی جس سے بہت سے مسلمان شہید ہو گئے۔ ان پے در پے واقعات سے حضرت خلیفہ ثانیؓ کا دردمند دل تڑپ اٹھا اور آپ نے شملہ میں اکٹھے ہونے کے لئے چوٹی کے مسلمان لیڈروں کو ایک خط لکھا جو ۲۵ جولائی کو سر ذوالفقار علی خان کی کوٹھی فیئر ویو (FAIR VIEW) میں جمع ہوئے۔ ان لیڈروں میں ڈاکٹر علامہ اقبال، نواب سر ذوالفقار علی خان، خواجہ حسن نظامی، سید حبیب شاہ مالک روزنامہ سیاست لاہور اور دیگر مسلم زعماء شامل تھے اس اجلاس میں طے پایا کہ ایک آل انڈیا کشمیر کمیٹی قائم کی جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کو اس کمیٹی کی صدارت پیش کی گئی۔ اس کا تذکرہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب (حال ناظر دیوان صدر انجمن احمدیہ) جو کہ اس کمیٹی کی تاریخ ساز کارروائیوں میں حضورؓ کے شانہ بشانہ کام کرتے رہے، نے اپنی معرکہ آراء کتاب "کشمیر کی کہانی" میں نہایت دلنشیں انداز میں کیا ہے۔ یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر احمدی اس کو پڑھے تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی خداداد بصیرت کا ایک تاریخی پہلو ان کے سامنے نمایاں ہو مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب نے نہایت محنت، عرق ریزی اور تاریخی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے اس میں کشمیری مسلمانوں کے لئے جماعت احمدیہ کی خدمات کا ذکر سمو دیا ہے۔ چنانچہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب لکھتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا صدر کی حیثیت سے انتخاب

"اب مرحلہ اس کمیٹی (آل انڈیا کشمیر کمیٹی) کے مدار المہام کے انتخاب کا تھا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ امام جماعت احمدیہ کے دائیں ہاتھ ایک ہی صوفہ پر ڈاکٹر سر محمد اقبال بیٹھے تھے اور دائیں طرف دوسرے صوفہ پر نواب سر ذوالفقار علی تھے اور امام جماعت احمدیہ کے بائیں طرف پہلے خواجہ حسن نظامی اور ان کے بعد نواب صاحب آف کنجپورہ تھے اور پھر بقیہ معززین ... ڈاکٹر سر محمد اقبال نے تجویز کیا کہ اس کمیٹی کے صدر امام جماعت احمدیہ ہوں۔ ان کے وسائل، مخلص اور کام کرنے والے کارکن یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ ان سے بہتر ہمارے پاس کوئی آدمی نہیں — خواجہ حسن نظامی نے فوراً اس کی تائید کی اور سب طرف سے "درست ہے درست ہے" کی آوازیں آئیں۔ اس پر امام جماعت احمدیہ نے فرمایا، "مجھے اس تجویز سے ہرگز اتفاق نہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں اور میری جماعت ہر رنگ میں کمیٹی کے ساتھ تعاون کرے گی لیکن مجھے صدر منتخب نہ کیا جائے —"

ڈاکٹر سر محمد اقبال نے امام جماعت احمدیہ کو مخاطب کر کے پنجابی میں فرمایا:۔

"حضرت صاحب جب تک آپ اس کام کو اپنے ہاتھ میں صدر کی حیثیت سے نہ لیں گے یہ کام نہیں ہوگا"

اس کے بعد خواجہ حسن نظامی صاحب اور دوسرے اراکین نے بھی بڑے زور سے تائید کی اور جب چاروں طرف سے زور بڑھا تو کرہاً نہ کہ طوعاً امام جماعت احمدیہ نے اس عہدہ کو قبول کیا اور سب حاضرین کی رضامندی سے مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم اے (مرحوم) کو کمیٹی کا سیکرٹری مقرر کیا گیا۔"
(کشمیر کی کہانی صفحہ ۵۶-۵۷)

اس کمیٹی نے کشمیر کے مظلوم اور بے کس مسلمانوں کی وہ تاریخی خدمات انجام دیں جن کو کشمیر کا مؤرخ کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ ہندوستان کے کونے کونے میں کشمیریوں کی حالتِ زار کا چرچا کیا گیا۔ لندن میں برطانوی پارلیمنٹ کو کشمیریوں کی حالت سے آگاہ کیا گیا۔ کشمیریوں کی حالت سے آگاہ کرنے کے لئے ہندوستان بھر میں ۱۴ اگست ۱۹۳۱ء کو کشمیر ڈے منایا گیا جس کے تحت ہندوستان کے کونے کونے میں زبردست جلسہ ہائے عام منعقد کر کے کشمیریوں کو ابتدائی آئینی حقوق دلانے کی جدوجہد کی گئی۔ بیرون کشمیریوں کی حمایت میں ایک ایسی زبردست تحریک تھی کہ مہاراجہ کشمیر کی آنکھیں کھل گئیں۔ اور آخر ایک شدید جدوجہد کے بعد ۱۲ نومبر ۱۹۳۱ء کو مہاراجہ کشمیر نے اہل کشمیر کو ابتدائی حقوق دیئے جانے کا اعلان کر دیا جس کے تحت اہل کشمیر کو سیاسی جماعتیں اور انجمنیں بنانے کی آزادی میسر آئی۔ اس کے بعد مہاراجہ کشمیر نے اہل کشمیر کے مطالبے کو منظور کرتے ہوئے فسادات کی تحقیقات کے لئے کمیشن مقرر کئے جس میں کشمیریوں کا کیس پیش کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کے ارکان آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے تحت ایک دفعہ پھر سرگرم ہو گئے اور حضرت امام جماعت احمدیہ کی ہدایت پر ہندوستان کے طول و عرض سے احبابِ جماعت نے اپنے آپ کو کشمیر میں جا کر خدمات بجا لانے کے لئے دھڑا دھڑ پیش کرنا شروع کر دیا۔ اس دوران ہندو ڈوگرہ کی سازشوں سے مزید فسادات کرائے گئے تاکہ کشمیریوں کی آئینی جدوجہد کو کچلا جا سکے۔ اور اس مقصد کے لئے کشمیریوں کی وسیع پیمانے پر گرفتاریاں کی جاتی رہیں۔ اور ان کو بے بنیاد مقدموں میں پھنسایا جاتا رہا جس پر نہایت مخلص فدائی اور محنتی احمدی وکلاء اپنی پریکٹس چھوڑ کر حضرت امام جماعت احمدیہ کے حکم پر کشمیر میں پہنچ گئے۔ ان وکلاء کی محنتیں خود تاریخ احمدیت کا روشن باب ہیں۔ آخر کار آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے جو بیج بویا تھا وہ رنگ لایا اور کشمیر میں ستمبر ۱۹۳۴ء میں کشمیر اسمبلی قائم ہو گئی۔

شیخ عبداللہ کو شیرِ کشمیر بنانا

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنی اس جدوجہد میں کشمیر کی لیڈرشپ پیدا کی اور ان لیڈروں کو حضور کی رہنمائی میں سیاست کی ابجد سیکھنے کا موقع ملا۔ ان لیڈروں میں کشمیر کے مشہور لیڈر اور آج کل مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعلیٰ شیر کشمیر شیخ محمد عبداللہ ممتاز کشمیری لیڈر غلام عباس مرحوم (جن کے والد نہایت مخلص باخدا اور عابد منقی زندہ دار احمدی تھے) کے علاوہ آزاد کشمیر کے پہلے صدر خواجہ غلام نبی گلکار انور

(باقی صفحہ ۶ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجالس انصار اللہ توجہ کریں!

بچوں کی تربیت اور وقف جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱/۷۶-۲ کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کے لئے نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا کہ:

"خدا تعالیٰ کے فضل سے اطفال ہزاروں کی تعداد میں ہر سال بڑھ جاتے ہیں۔ ان کو اسی نسبت سے اس طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ وہ کچھ طفلانہ شعور بھی پیدا کر لیتے ہیں۔ اس لئے ان کو توجہ دلا کر تیار کرنا چاہیئے کہ وہ اپنے بڑوں سے پیچھے رہنے والے نہ ہوں بلکہ ان سے آگے بڑھنے والے ہوں۔

(الفضل ۲۸ فروری ۱۹۷۶ء)

امید ہے کہ اطفال۔ ناصرات اور چھوٹے بچوں کے والدین اور سرپرست صاحبان اس طرف فوری اور خصوصی توجہ فرما کر ثواب دارین حاصل فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس کی توفیق بخشے اور اپنے بیش از بیش دینی اور دنیوی فضلوں سے نوازے۔ براہِ کرم زعماء انصار اللہ اس کارِ خیر کی نگرانی فرمائیں اور معین رپورٹ مرکز میں ارسال فرمائیں۔

(قائد وقفِ جدید۔ انصار اللہ مرکزیہ)

یوم تحریک جدید اور انصار اللہ

مجالس انصار اللہ سے درخواست کی گئی تھی کہ وہ ماہ مئی ۱۹۷۹ء میں یوم تحریک جدید منائیں اور اس سلسلہ میں جو ذمہ داریاں ان کے کندھوں پر ہیں ان کا جائزہ لے کر کوئی مؤثر کارروائی کریں۔ امید ہے جملہ مجالس نے اس پر عمل کیا ہوگا۔ ہر مجلس کی طرف سے اس کی رپورٹ مطلوب ہے۔ اگر کسی مجلس مقامی کے انصار حالات کے باعث اس پر عمل پیرا نہ ہو سکے ہوں تو وہ اب اس کی تلافی کریں کہ ماہ رمضان تلافی کا بہترین موقعہ ہے

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

اعلانات دار القضاء

۱۔ مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب 33/A اسٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم چوہدری شکر اللہ خان صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ ۳۱/۳ واقع محلہ دار الصدر ربوہ رقبہ ۲ کنال والد صاحب مرحوم و مسعودہ بیگم صاحبہ کے نام بحصہ مساوی مشترکہ الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور میرے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے (۱) سردار بیگم صاحبہ بیوہ مرحوم۔ (۲) چوہدری نصر اللہ خان صاحب (۳) چوہدری رشید احمد صاحب۔ (۴) چوہدری نصیر احمد صاحب پسران مرحوم۔ (۵) مسعودہ بیگم (۶) امینہ بیگم صاحبہ (۷) بشریٰ بیگم صاحبہ دختران مرحوم۔ استدعا ہے کہ پلاٹ مذکور میں سے والد صاحب مرحوم کا حصہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ والد صاحب مرحوم موصی تھے۔ ان کا حصہ جائیداد ادا ہو چکا ہے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

۲۔ مکرم قمر احمد ضیاء صاحب 42/B-1 طارق روڈ ملتان نے درخواست دی ہے کہ میرے والد مکرم میجر شیخ احمد علی صاحب وفات پا چکے ہیں قطعہ ۱۵/۲ محلہ دار الیمن ربوہ والد صاحب مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ مذکور ہماری والدہ محترمہ صفیہ فاطمہ صاحبہ کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ (۱) ظفر جاوید صاحب پسر مرحوم (۲) ممتاز صفیہ صاحبہ (۳) ناہید الطاف صفیہ صاحبہ۔ (۴) شہزادی دردانہ صاحبہ۔ (۵) بلقیس ریحانہ صاحبہ (۶) تبسم ریحانہ صاحبہ۔ (۷) پروین رخسانہ صاحبہ دختران مرحوم۔ لہذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۱۵/۲ واقع محلہ دار الیمن ربوہ والدہ محترمہ صفیہ فاطمہ صاحبہ کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔ نہ تو والد صاحب مرحوم موصی تھے اور نہ ہی وارثان میں سے کوئی موصی ہیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

تاریخِ احمدیت کا ایک ورق

(بقیہ صفحہ ۵)

وغیرہ وغیرہ شامل ہیں۔ ان میں سے شیخ عبد اللہ نے ایک دفعہ اپنے شیر کشمیر بننے کی وجہ اپنے ایک شعر میں یوں بیان کی ہے

شیر کشمیر بن گیا ہوں میں
فقط "الفضل" کے مقالوں سے

(ارمغانِ قادیان صفحہ ۹۴ بحوالہ تاریخ احمدیت جلد ششم)

آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے مسلمانانِ کشمیر کی جو تاریخی خدمات انجام دیں ان کا تفصیلی تذکرہ تاریخ احمدیت جلد ششم اور کشمیر کی کہانی مصنفہ چوہدری ظہور احمد صاحب میں موجود ہے

رَبِّ زِدْنِی عِلْمًا اے میرے رب میرے علم کو بڑھا (القرآن الحکیم) علم حاصل کرو خواہ چین جانا پڑے (فرمانِ رسول اکرم ﷺ)

بیکار مت بیٹھیے (بیرونی ممالک کی بہت زیادہ ڈیمانڈ کے پیش نظر) پاکستان میں کوئی ہنر سیکھیے

(اپنی نوعیت کا واحد ادارہ)

تیاری بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن کے سلیبس کے مطابق کروائی جاتی ہے

نسیم سٹیل فکسر ٹریننگ سینٹر رجسٹرڈ اندرون موچی گیٹ لاہور

ریگولر اور سپیشل کلاسز میں داخلہ جاری ہے

ہمارا ادارہ جمعہ کے روز بھی کام کرتا ہے

• الیکٹریشن • موٹر وائنڈنگ بمعہ فارمولا ڈیزائن • ریفریجریشن و ائیر کنڈیشننگ
• ریڈیو • الیکٹریکل سپروائزر • اور ویلڈنگ (گیس و الیکٹرک)

نئی کلاسز عبد الماجد چغتائی (سابقہ پرنسپل راولپنڈی) کی زیر نگرانی شروع کی گئی ہیں۔

نیز

• سٹیل فکسر • شٹرنگ کارپینٹر • پائپ فٹر • بلڈنگ پینٹر • اور کنسٹرکشن فورمین

کم فیس | ماہر اساتذہ کی زیر نگرانی | کم مدت

نوٹ: تمام میٹریل طلباء کو انسٹی ٹیوٹ کی طرف سے فری دیا جاتا ہے اور عملی کام کی طرف زیادہ توجہ دی جاتی ہے۔ عربی بول چال فری سکھائی جاتی ہے۔ (داخلہ جاری ہے۔ کلاسز صبح، دوپہر اور شام۔ پراسپیکٹس مفت حاصل کریں۔)

احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۵٪ رعایت

نسیم سٹیل فکسر اینڈ الیکٹرونک ٹریننگ سنٹر اندرون موچی گیٹ لاہور فون 60540 / 55411

برانچ: A/65 کشمیر روڈ نزد جی ٹی ایس بس سٹینڈ صدر راولپنڈی

مجلس خدام الاحمدیہ اور مجلس اطفال الاحمدیہ کا مرکزی سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔!

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ یومِ معراج و اسراء

مورخہ ۲۶ر جون ۱۹۷۹ء بروز بدھ جماعت احمدیہ ٹیکسلا کے زیرِ اہتمام جلسہ یومِ معراج و اسراء خاکسار محمد شریف احمد صدر جماعت احمدیہ ٹیکسلا کی زیرِ صدارت منعقد ہوا۔ اس میں شمولیت کی غرض سے جماعت فاروقیہ اور واہ کو مطلع کیا گیا تھا جہاں سے دوست جلسہ میں شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ کچھ دیگر دوستوں نے بھی شرکت کی جنہوں نے جلسہ کو بڑا ہی پسند فرمایا۔ جلسہ میں تلاوت اور نظم کے بعد مکرم ظفر احمد ظفر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام "بکسر الصلیب" کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد مکرم میاں عبد الحی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ مقیم واہ کینٹ نے معراج و اسراء کے موضوع پر نہایت ہی لطیف پیرائے میں تقریر فرمائی جس کا احبابِ جماعت اور غیر از جماعت دوستوں نے بھی بڑا ہی اچھا اثر لیا۔ جلسہ کے بعد دعا ہوئی اور اس کے بعد دوستوں کی تواضع ٹھنڈے مشروب سے کی گئی۔ بعد ازاں نماز مغرب کے بعد اس بابرکت تقریب کا اختتام ہوا۔

(صدر جماعتِ احمدیہ ٹیکسلا ضلع راولپنڈی)

درخواستِ دعا

۱۔ مکرم حبیب علی شاہ صاحب کے والد مکرم رحمت علی شاہ صاحب ۱۲ر جولائی ۱۹۷۹ء سے نشتر ہسپتال ملتان میں داخل ہیں مسلسل بے ہوشی طاری ہے جس سے عزیز و اقارب بہت پریشان ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے خاص فضل سے صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشیر الدین محمود۔ ریلوے اسٹیشن ملتان)

۲۔ میرے چھوٹے بھائی نعمت اللہ خان پسر ماسٹر ماموں خاں صاحب مرحوم سابق ڈرل ماسٹر ٹی آئی ہائی سکول قادیان کو عرصہ سے شوگر کا مرض لاحق ہے جس کی وجہ سے پاؤں کا انگوٹھا کٹوانا پڑا ہے، ڈاکٹروں نے اب خیال ظاہر کیا ہے کہ پاؤں اور ٹانگ کا کچھ حصہ بھی کاٹنا پڑے گا۔ اس پریشانی کو دور کرنے اور کامل صحتیابی کے لئے احبابِ جماعت سے دردِ دل سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد خاں پسر ماموں خاں قادیانی۔ جمیس آباد ضلع تھرپارکر)

۳۔ خاکسار ایل ایل بی کا پرچہ حل کر رہا تھا کہ پرانی بیماری دورانِ سر کا شدید حملہ ہوا۔ تاہم بفضلہ تعالیٰ پرچہ بخیر و خوبی حل ہو گیا۔ احباب سے اس بیماری سے کامل چھٹکارے کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ نیز میرے والد محترم مرزا مبارک احمد صاحب دل کے دورے سے صحتیاب ہو کر گھر آ گئے ہیں ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا مظفر احمد ایم۔ اے۔ گاڑی کھاتہ۔ حیدر آباد۔ سندھ)

۴۔ عرصہ تین چار ماہ سے میری صحت خراب ہے جس کی وجہ سے بہت پریشانی رہتی ہے احبابِ جماعت سے صحتیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(ناصر احمد باجوہ چک 16/P رحیم یار خاں)

۵۔ میرے بھائی عبد الرحمن صاحب گردے کے اپریشن کے بعد سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ کمزوری بڑھ رہی ہے۔ احباب صحتِ کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(میاں خیر محمد احمدی۔ ڈیرہ غازی خاں)

۶۔ میری خالہ محترمہ احمداں بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ایوب خاں صاحب موضع ڈیریانوالہ تحصیل نارووال عرصہ دراز سے بیمار ہیں ان کی شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(عبد السمیع احمد بٹ فیڈرل سی ایریا کراچی)

۷۔ میرے لڑکے عزیزم لئیق احمد کی محکمانہ ترقی ہونے والی ہے۔ عزیز کا ریکارڈ اچھا ہے احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ مولا کریم اپنے فضل سے تمام روکیں دور فرمائے۔ آمین۔

(محمد نصیر احمد باجوہ۔ کھیوہ باجوہ ضلع سیالکوٹ)

۸۔ خاکسار عرصہ اڑھائی سال سے اپنے کاروبار کے ابتدائی مراحل کی مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب سے پُرزور درخواستِ دعا ہے کہ

اداریہ (بقیہ صفحہ ۲)

جنہیں خدا تعالیٰ حقیقی توبہ کی توفیق عطا کرتا ہے اور پھر فرشتوں کی ہمہ گیر دعا کو انکے حق میں قبول کر کے ان کو ان کے صالح ماں باپ، نیز ان کی صالح بیویوں اور اولاد کو اپنی رحمتِ بے پایاں سے نواز کر انہیں دونوں جہانوں میں سرخروئی عطا فرماتا ہے۔
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْھُمْ۔

تقریب رخصتانہ

خاکسار کی چھوٹی بہن نصرت فرزانہ کی تقریب رخصتانہ خاکسار کی رہائش گاہ پر ۱۲ر وفا ۱۳۵۸ ہش مطابق ۱۲ر جولائی ۱۹۷۹ء کو منعقد ہوئی۔ عزیزہ کا نکاح مکرم عزیزم رفاقت احمد صاحب ایم۔ اے کے ہمراہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۶ء کے موقع پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھا تھا۔

چار بجے بعد دوپہر محترم مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مربی سلسلہ احمدیہ اسلام آباد کی آمد پر تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ تلاوتِ قرآن کریم مکرم عزیزم عبد القدوس صاحب نے کی بعدہٗ مکرم شفیق احمد صاحب انس نے دُرِّ عدن میں سے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چند دعائیہ اشعار پڑھے۔ پھر خاکسار کے والد محترم میاں فضل الرحمن صاحب بسمل بی۔ اے، بی۔ ٹی سابق امیر جماعتِ احمدیہ بھیرہ حال انگلش ٹیچر جامعہ احمدیہ ربوہ کی تازہ دعائیہ نظم پڑھی جو انہوں نے اسی موقع کے لئے لکھی تھی۔ اس کے بعد محترم مربی صاحب اسلام آباد نے پُرسوز اور لمبی دعا کرائی۔

اگلے روز ۱۳ر جولائی کو مکرم عزیزم رفاقت احمد صاحب ابن مکرم میاں عبد الرحمن صاحب نے دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا۔

احبابِ کرام سے اس شادی کے ہر لحاظ سے کامیاب، مبارک اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود مجیب اصغر (سینئر انجنیئر) اسلام آباد)

دعائے مغفرت

محترمہ حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری رحمت خان صاحب پنشنر محکمہ زراعت ۳۰ر جون ۱۹۷۹ء کو فیصل آباد میں وفات پا گئیں، اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ تدفین ربوہ میں عام قبرستان میں عمل میں آئی۔ بعد ازاں مورخہ ۲۰ر جولائی ۱۹۷۹ء کو اُن کی نماز جنازہ غائب مسجد اقصیٰ ربوہ میں محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے پڑھائی۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے۔

خداوند کریم سے مشکلات دور ہونے کی التجا کریں۔

(لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) سید محمد خیر البشر۔ اسلام آباد)

۹۔ مکرم امام بخش صاحب اور مکرم محمد وارث صاحب کے نرینہ اولاد نہیں۔ احباب سے صالح اور خادمِ دین نرینہ اولاد کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ نیز مکرم ماسٹر بشیر احمد صاحب آف کرونڈی کے لڑکے منور احمد کو پولیو ہے احباب سے بچے کی صحتیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

(عبد الشکور باجوہ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم کرونڈی)

قائدینِ خدام الاحمدیہ کی فوری توجہ کیلئے

مرکزی سالانہ امتحانات برائے خدام و اطفال کے حل شدہ پرچہ جات فوری طور پر واپس مرکز میں بھجوا دیں۔

مہتمم تعلیم
مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہر موصی کی ذاتی ذمہ داری

الفضل مؤرخہ ۳۰ اپریل ۱۹۷۹ء میں موصیانِ کرام کی جائیداد سے متعلق بعض کوائف بھجوانے کے لئے امراء کرام / صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ و امراء اضلاع کی خدمت میں درخواست کی گئی تھی کہ اپنی اپنی جماعتوں کے تمام موصیان و موصیات کے سلسلہ میں یہ کوائف الگ الگ کاغذ پر مرتب کر کے اور متعلقہ موصی / موصیہ کے دستخط مع نمبر وصیت کروا کے دو ماہ تک ضرور بھجوا دیں۔ مگر سب جماعتوں کی طرف سے ایسے کوائف نظارت بہشتی مقبرہ کو موصول نہیں ہوئے۔

یہ بھی اعلان کیا گیا تھا کہ اگر موصیان تک اس کام کے لئے جماعتی نمائندے نہ بھی پہنچیں تو ایسے کوائف بھجوانا ہر موصی کی ذاتی ذمہ واری بھی ہے۔

اب تمام موصیان و موصیات کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جن کے کوائف نظارت بہشتی مقبرہ کو ابھی تک ارسال نہیں کئے گئے وہ فوری طور پر اپنے کوائف سے نظارت بہشتی مقبرہ کو مطلع کریں۔ یہ اطلاع بھجوانے کی ذمہ داری موصیان کی ہی ہوگی۔

مطلوبہ کوائف حسب ذیل ہیں:-

۱- موصی کی موجودہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ۔ اس میں مکانات، زرعی زمین، سکنی پلاٹ۔ کمپنیوں کے حصص۔ قومی بچت میں لگایا ہوا روپیہ۔ سرمایہ تجارت، قیمتی آلاتِ صنعت و حرفت و قیمتی گھریلو سامان شامل ہیں۔

۲- موصی نے اپنی اس جائیداد کی اگر حصہ جائیداد ادا کرنے کے لئے تشخیص کروا لی ہو تو اس کی تصریح فرمائیں۔ تشخیص کروانے کے بعد اگر جائیداد میں کوئی تبدیلی کی گئی ہو مثلاً کوئی حصہ فروخت یا ہبہ کیا گیا ہو یا جائیداد میں اضافہ ہوا تو اس کا نمایاں طور پر ذکر کریں۔ جائیداد میں اضافہ سے مراد نئی جائیداد کا حصول ہے۔ نیز پہلے مکان میں کمروں وغیرہ کا اضافہ بھی شامل ہے۔

۳- اگر یہ نئی جائیداد یا اضافہ مکان کسی اور عزیز یا رشتہ دار کے روپے سے ہوا ہو تو اس تبدیلی کے وقت کی اور اس کی نوعیت کی تصریح فرماویں۔ نیز یہ کہ اس پر کس قدر روپیہ خرچ کیا گیا۔ اور اب ملکیت کے لحاظ سے اس نئی جائیداد یا اضافہ کی کیا صورت ہے؟

۴- اگر موصی نے کوئی جائیداد اپنے روپے سے کسی عزیز یا رشتہ دار کے نام خریدی ہو تو اس کی پوری پوری تفصیل دیں۔

نوٹ:- (الف) یہ تمام کوائف سیکرٹری مجلس کارپرداز کو بھجوائے جائیں۔

ب) براہ کرم تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعت اس اعلان سے ہر موصی / موصیہ کو آگاہ کریں۔

(صدر مجلس کارپرداز - ربوہ)

فضل عمر درس القرآن کلاس میں حضور ایدہ اللہ کا خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

باپ کے حقوق پر بھی دلنشین انداز میں روشنی ڈالی اور بتایا کہ اسلام نے ہر مسلمان کو اس کے باپ کی خدمت اور احترام کی تلقین کی ہے اور اس سلسلے میں ایسی کوئی قید نہیں لگائی کہ باپ مسلمان ہو نہ ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے احمدی نونہالوں کو قرآن کریم کے مطالب سیکھنے کی نصیحت فرماتے ہوئے ازراہ شفقت انہیں اس امر کی اجازت دی کہ اگر ان کو کسی جگہ کوئی بات سمجھ نہ آئے تو وہ حضور کو لکھیں حضور انہیں سمجھا دیں گے۔ آپ نے بڑی تحدی سے دعویٰ کیا کہ اخلاقیات کے بارے میں دنیا کے کسی بڑے سے بڑے فلاسفر اور ماہرِ اخلاقیات کی کوئی بات نکال کر دکھائی جائے تو آپ اس کے مقابلے میں قرآن کریم سے اسی ایک مسئلے کے بارے میں اتنی جامع تعلیم نکال کر دکھائیں گے کہ کبھی انسانی ذہن اس بلندی تک پہنچا ہی نہیں ہوگا۔ آپ نے فرمایا کہ یہ سارا علم خدا تعالیٰ نے سکھایا ہے۔ آپ نے دعا فرمائی کہ احمدی نوجوان احمدیت میں پیدا ہوئے اور احمدیت سے منسوب ہونے کی بنا پر جن ذمہ داریوں کے مورد بنتے ہیں اس مقام کو پہچانیں اور اس کا حق ادا ادا کریں۔

بعد ازاں حضور نے تقریری مقابلہ میں امتیاز حاصل کرنیوالے بچوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس سے قبل ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری نے کلاس کی رپورٹ پیش کی جس پر حضور انور نے اظہار خوشنودی فرمایا۔

ماہنامہ "خالد" — ماہنامہ "تشحیذ الاذہان" ربوہ

ہمیں خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی طرف سے بڑی کثرت سے رسائل بھجوانے سے متعلق خطوط موصول ہو رہے ہیں جن سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ان رسائل کی اشاعت میں تاخیر ان پر شاق گزر رہی ہے۔ یہ امر ہمارے لئے از حد پریشانی کا موجب ہے۔ خصوصاً بچے اپنے پیارے رسالہ تشحیذ الاذہان کی محبت کے باعث بہت بیتاب ہیں۔

ہم حسب سابق خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی آگاہی کیلئے اعلان کرتے ہیں کہ ہر دو رسائل کے پبلشر مکرم محترم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم تھے۔ اس وجہ سے ماہ اپریل سے ماہنامہ خالد اور ماہ مئی ۱۹۷۹ء سے ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت بند ہے اور نئے پبلشر کیلئے ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔

انشاء اللہ نئی تقرری کی منظوری کے بعد حسب سابق ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت جاری ہو جائے گی۔

خریداران و ایجنٹ صاحبان اس عرصہ میں دعاؤں کے ساتھ ہماری مدد فرمائیں اور رسائل کی اشاعت کا انتظار فرمائیں۔

(مینجر ماہنامہ خالد۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ)

"مسجد ناصر" گوٹن برگ

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

حضرت مسیح موعود و مہدی معہود جن کو اللہ تعالیٰ نے غلبۂ اسلام کے لئے مبعوث فرمایا تھا۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ بشارت دی کہ:-

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں۔ کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے"

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس وقت یورپ کے تقریباً تمام ممالک میں مہدی موعود کو ماننے والے پائے جاتے ہیں۔ یورپ میں چھ مساجد پہلے تھیں اور اب یہ ساتویں مسجد جس کا نام "ناصر مسجد" گوٹن برگ ہے صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے ماتحت تعمیر ہوئی اضافہ ہوا ہے اور نیک فطرت رکھنے والے توحید کی طرف کھنچے چلے آ رہے ہیں۔ مساجد کے علاوہ اسلامی لٹریچر بھی اس منصوبہ کے ماتحت شائع ہو رہا ہے۔ عالمگیر جماعت احمدیہ کے اراکین سے التماس ہے کہ اپنے اپنے ملک میں "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کو مضبوط سے مضبوط تر بناتے چلے جائیں۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

درخواستِ دعا

میری بچی عزیزہ نسیم اختر اہلیہ شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ میں بیمار ہے۔ بزرگان سلسلہ و احباب جماعت سے صحتِ کاملہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

(شیخ نذیر احمد فیض۔ بلال اسٹیٹس۔ ربوہ)

خوشخبری

شہباز اسٹیٹس

کوٹھی۔ مکان۔ پلاٹ۔ زرعی زمین کی خرید و فروخت کا قابلِ اعتماد ادارہ

شہباز اسٹیٹس

نزد ریلوے کراسنگ ربوہ

پروپرائٹر محمد عظیم احمد مبارک احمد

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴